ملازمین کیلئے 21 مدنی پھول

محمد الیاس عطار قادری رضوی

پیشکش: مجلس مکتبۃ المدینہ

WWW.NAFSEISLAM.COM

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ

اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

''یا ربِّ مُحمّد! حرام روزی سے بچا''

کے اِکیس حُرُوف کی نسبت سے مُلازِمین کیلئے 21 مَدنی پھول

دُرُود شریف کی فضیلت

امیرُ الْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صِدّیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ سرکارِ دوعالم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسول مُحتَشَم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر دُرُودِ پاک بھیجنا آگ کے لئے ٹھنڈے پانی سے بڑھ کر گناہوں کو مِٹاتا ہے اور آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر سلام بھیجنا غُلام آزاد کرنے سے افضل ہے۔'' (کتابُ الفَجرِ المُنیر فی الصَّلاۃِ عَلَی البَشِیرِ النَّذِیر ص ۴۹)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

مدینہ ۱ سیٹھ اور نوکر دونوں کے لئے حسبِ ضرورت اِجارہ کے شرعی احکام سیکھنا فرض ہے۔ نہیں سیکھیں گے تو گنہگار ہوں گے۔ (بہارِ شریعت حصہ ۱۴ میں اجارہ کے تفصیلی احکام درج ہیں)

مدینہ ۲ نوکر رکھتے وَقت، ملازَمت کی مُدّت، ڈیوٹی کے اوقات اور تنخواہ وغیرہ کا پہلے سے **تَعَیُّن** ہونا ضَروری ہے۔

مدینہ ۳ اعلیٰ حضرت عَلَیۡہِ رَحمَۃُ الرَّبِّ الۡعِزَّۃ فرماتے ہیں، ''کام کی تین حالتیں ہیں،

﴿۱﴾ سُست

﴿۲﴾ مُعتدِل (یعنی درمیانہ اور)

﴿۳﴾ نہایت تیز۔

اگر مزدوری میں (کم از کم مُعتدِل بھی نہیں محض) سُستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے اور اس پر پوری مزدوری لینی حرام۔ اُتنے کام (یعنی جتنا اس نے کیا ہے) کے لائق جتنی اُجرت ہے لے، اس سے جو کچھ زیادہ ملا مُستاجِر (یعنی جس کے ساتھ ملازَمت کا مُعاہَدہ کیا ہے اُس) کو واپَس دے۔'' (فتاویٰ رضویہ ج ۱۹ ص ۴۰۷)

مدینہ ۴ کبھی کام میں سُست پڑ گیا تو غور کرے کہ ''مُعتدِل'' یعنی درمیانہ انداز میں کتنا کام کیا جاسکتا ہے مَثَلاً کمپیوٹر آپریٹر ہے اور روز کی 100 روپیہ اُجرت ملتی ہے۔ درمیانہ انداز میں کام کرنے میں روزانہ 100 سطریں کمپوز کر لیتا ہے مگر آج محض سُستی یا غیر ضَروری باتیں کرنے کے باعِث 90 سطریں تیار ہوئیں تو 10 سطروں کمی کے 10 روپے کٹوتی کروالے۔ اگر کٹوتی نہ کروائی تو گنہگار اور نارِ جہنَّم کا حقدار ہے۔

مدینہ ۵ ملازِم اگر ڈیوٹی پر آنے کے مُعامَلے میں عُرف سے ہٹ کر قصداً تاخیر کریگا یا جلدی چلا جائے گا یا چُھٹیاں کرے گا تو اس نے مُعاہَدہ کی قصداً خِلاف ورزی کا گناہ تو کیا ہی کیا اور ان صورتوں میں پوری تنخواہ لے گا تو مزید گنہگار

اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔

مدینہ ۶ ملازِم کو چاہئے دورانِ ڈیوٹی چاق چَوبند رہے، سُستی پیدا کرنے والے اسباب سے بچے مَثَلاً رات دیر سے سونے کے سبب بلکہ نفلی روزہ رکھنے کے باعِث اگر کام میں کوتاہی ہوجاتی ہے تو ان اَفعال سے باز رہے کہ قصداً کام میں سُستی کرنے والا اگرچِہ کٹوتی کروادے مگر اب بھی ایک طرح سے گنہگار ہے۔ کیوں کہ اِس نے کام کرنے کا مُعاہَدہ کیا ہوا ہے اور اس مُعاہَدہ کی رُو سے کم از کم مُعتَدِل یعنی درمیانہ انداز میں اِس کو کام کرنا ضَروری ہے۔ ابھی (فتاوٰی رضویہ ج ۱۹ ص ۴۰۷) کے حوالے سے گزرا کہ "اگر مزدوری میں سُستی کے ساتھ کام کرتا ہے گنہگار ہے۔" ظاہِر ہے ملازِم کی بے جا سُستیوں اور چُھٹّیوں سے سیٹھ کے کام کا نقصان ہوتا ہے بہرحال کوئی پوچھنے والا ہو یا نہ ہو سُستی کے باعِث کام میں جتنی کمی ہوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے تنخواہ میں اُتنی کٹوتی کروائے۔ توبہ بھی کرے اور مُستاجِر (جس سے اجارہ کیا ہے) اُس سے مُعافی بھی مانگے۔ ہاں اگر نجی ادارہ ہے اور سیٹھ کٹوتی کی رقم بھی مُعاف کردے تو اِن شاءَ اللہ عزوجل خَلاصی ہوجائے گی۔

مدینہ ۷ اجیرِ خاص (یعنی جو مخصوص وقت میں کسی ایک ہی سیٹھ یا ادارے کے کام کا پابند ہو) اُس مُدّتِ مقرّرہ میں (یعنی دورانِ ڈیوٹی) اپنا ذاتی کام بھی نہیں کرسکتا اور اوقاتِ نَماز میں فرض اور سُنّتِ مُؤَکَّدہ پڑھ سکتا ہے نفل نَماز پڑھنا اس کیلئے اوقاتِ اِجارہ میں جائز نہیں اور جُمُعہ کے دن نَمازِ جُمُعہ پڑھنے کے لیے جائے گا مگر جامع مسجِد اگر دُور ہے کہ وَقت زِیادہ صَرف ہوگا تو اُتنے وَقت کی اُجرت کم کردی جائیگی اور اگر نزدیک ہے تو کچھ کمی نہیں کی جائیگی اپنی اُجرت پوری پائے گا۔ (رَدُّالْمُحتَار ج ۹ ص ۱۱۸ دار المعرفۃ بیروت)

مدینہ ۸ ہر ملازِم اپنے روزانہ کے کام کا اِحتساب کرے کہ آج ڈیوٹی کے اوقات میں غیر ضَروری باتوں یا بے جا کاموں وغیرہ میں کتنا وَقت خرچ ہوا، آنے میں کتنی تاخیر ہوئی وغیرہ نیز غیر واجبی چُھٹّیوں کا شمار کرکے خود ہی حساب لگا کر ہر ماہ تنخواہ میں کٹوتی کروالے۔ دعوتِ اسلامی کے جامعاتُ المدینہ وغیرہ میں بعض مُحتاطین دیکھے ہیں جو اپنے مشاہَرہ (تنخواہ) میں سے ہر ماہ احتیاطاً کچھ نہ کچھ کٹوتی کروالیتے ہیں۔ ان کا جذبہ صد کروڑ مرحبا! ہر ایک کو ان اچھوں کی نَقل کرنی چاہئے۔ اپنا آتا اگر ادارہ کے پاس رہ گیا کوئی نقصان نہیں مگر اپنے پاس ایک روپیہ بھی قصداً ناجائز آگیا تو آخِرت کے عذاب کی تاب کسی میں نہیں۔

مدینہ ۹ مُراقِب (یعنی سُپر وائزر) یا مقرّرہ ذِمّہ دار تمام مزدوروں کی حسبِ اِستِطاعت نگرانی کرے۔ وَقت اور کام میں کوتاہی اور سُستیاں کرنے والوں کی مکمَّل کارکردگی (رَپورٹ) کمپنی یا ادارہ کے مُتَعَلِّقہ افسر تک پہنچائے۔ مُراقِب (سپر وائزر) اگر جان بوجھ کر پردہ ڈالے گا تو خائن و گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوگا۔

مدینہ ۱۰ مذہبی یا سَماجی ادارے کے مقرّرہ ذمّہ داران و مُفَتِّشِین ادارے کے ملازِمین کی کوتاہیوں اور چُھٹّیوں سے واقِف ہونے کے باوُجُود آنکھ آڑے کان کریں گے اور اِس وجہ سے ان مُلازِمین کو وَقف کی رقم سے مکمَّل تنخواہ دیجائیگی تو لینے والوں کے ساتھ ساتھ مُتَعَلِّقہ ذِمّہ دار بھی خائن و گنہگار اور عذابِ نار کے حقدار ہوں گے۔

مدینہ ۱۱ کسی مذہبی ادارے میں اِجارہ کے مسائل پرسختی سے عمل دیکھ کرنوکری سے کترانا یاصِرف اِس وجہ سے مُستعفی ہوکر ایسی جگہ ملازمت اختیار کرلینا جہاں کوئی پوچھنے والا نہ ہوانتہائی نامناسِب ہے۔ ذِہن یہ بنانا چاہئے کہ جہاں اِجارہ کے شَرعی احکام پرسختی سے عمل ہووہیں کام کروں تاکہ اِس کی بَرَکت سے مَعصِیَت کی نُحوست سے بچوں اور حلال روزی بھی کماسکوں۔

مدینہ ۱۲ جو اِجارہ کے مطابق کام نہیں کر پاتا مَثَلاً سونپے ہوئے کام کیلئے نااہل ہے تو اُسے چاہئے کہ فوراً مُستاجِر (یعنی جس سے اجارہ کیا ہے اُس) کو مُطَّلع کرے۔

مدینہ ۱۳ مسلمان نے کافِر کی خدمت گاری کی نوکری کی یہ منع ہے بلکہ کسی ایسے کام پر کافر سے اِجارہ نہ کرے جس میں مسلم کی ذِلّت ہو کہ ایسا اجارہ جائز نہیں۔ (عالمگیری ج ۴ ص ۴۳۵ کوئٹہ، بہارِشریعت حصہ ۱۴ ص ۱۵۳)

مدینہ ۱۴ ملازِم اپنے دفتر وغیرہ کا قلم، کاغذ اور دیگر اشیاء اپنے ذاتی کاموں میں صرف کرنے سے اِجتناب کرے۔

مدینہ ۱۵ ملازِم نے اگر مرض کی وجہ سے چھٹی کرلی یا کام کم کیا تو مستاجر کو تنخواہ میں سے کٹوتی کرنے کا حق حاصِل ہے۔ (تفصیل کیلئے فتاوٰی رضویہ ج ۱۹ ص ۵۱۵ تا ۵۱۶ دیکھ لیجئے)

مدینہ ۱۶ امام ومُؤَذِّن عُرف وعادت کی چُھٹّیوں کے علاوہ اگر غیر حاضِری کریں تو تنخواہ میں کٹوتی کروالیا کریں۔ مَثَلاً امام کی تین ہزار روپے ماہانہ تنخواہ ہے تو چُھٹّیاں کرنے پر فی نَماز 20 روپے کٹوالیں اِسی طرح مُؤَذِّن صاحب بھی حساب لگالیں۔

(بلاعُذر صحیح قصداً معاہدہ کی خلاف ورزی کی تو اس کا گناہ پھر بھی ذمّے رہے گا)

مدینہ ۱۷ نِجی ادارے کے سیٹھ یا اُس کے نائب کی اجازت سے کام کاج کے اوقات میں ملازِم سُنَّتِ غیر مُؤَکَّدہ نوافل اور دیگر اذکار پڑھ سکتا نیز درس، سنّتوں بھرے اجتماع وغیرہ مُستحب کاموں میں شرکت کرسکتا ہے۔

مدینہ ۱۸ چوکیدار، گارڈ یا پولیس وغیرہ جن کا کام جاگ کر پہرہ دینا ہوتا ہے اگر ڈیوٹی کے اوقات میں اِرادۃً سوگئے تو گنہگار ہوں گے اور (قصداً یا بلا قصد) جتنی دیر سوئے یا غافِل ہوئے اُتنی دیر کی اُجرت کٹوانی ہوگی۔

مدینہ ۱۹ مُلازَمت کے دَوران فارِغ وَقت ملتا ہو تو اِس دَوران ذِکرو دُرود اور مُطالعہ وغیرہ میں حَرَج نہیں جبکہ ذِمّہ داری میں کسی قسم کی کوتاہی واقع نہ ہوتی ہو۔ صدرُ الشّریعہ بدرُ الطَّریقہ حضرت علّامہ مولٰینا مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ رحمۃ اللہ القوی کے ایک ارشاد کا خلاصہ ہے: ایک ہی وَقت میں دو جگہ اِجارہ کرنا جائز نہیں۔ یعنی ایک جگہ اُجرت پر کام کررہا ہے اُسی وَقت کے دَوران اُجرت لیکر دوسرے کا کام نہیں کرسکتا۔ (بہارِشریعت حصہ ۱۴ ص ۱۴۴ المدینۃ المرشد بریلی شریف)

مدینہ ۲۰ عُرف کے مطابق جو چُھٹّی ہوتی ہے اُس میں مُستاجر اپنے ملازِم سے کام نہیں لے سکتا اگر جبراً لے گا تو گنہگار ہوگا۔ ہاں حکمیہ لہجے میں نہیں فقط درخواست کرنے پر ملازِم خوش دلی سے کام کردے یا چُھٹّی کے اوقات میں الگ سے اُجرت دی جائے تو پھر جائز ہے۔ یہ قاعِدہ یاد رکھئے! جہاں دَلالۃً یعنی علامت سے معلوم ہو، (UNDER

(STOOD)یا صَراحۃً (یعنی کُھلم کُھلا ،ظاہراً) اُجرت ثابت ہو وہاں طے کرنا واجب ہے۔ (ہدایہ ج ۲ ص ۲۳۰ داراحیاء التراث بیروت) ایسے موقع پر طے کرنے کے بجائے اِس طرح کہہ دینا، کام پر آجاؤ دیکھ لیں گے، جو مناسب ہوگا دیدیں گے، خوش کردیں گے، خرچی ملیگی وغیرہ الفاظ قطعاً ناکافی ہیں۔بغیر طے کئے اُجرت لینا دینا گناہ ہے، طے شدہ سے زائد طلب کرنا بھی ممنوع ہے۔ہاں جہاں ایسا معاملہ ہو کہ کام کروانے والے نے کہا، کچھ نہیں دوں گا، اِس نے بھی کہہ دیا کچھ نہیں لوں گا۔اور پھر اپنی مرضی سے دے دیا تو اِس لین دین میں کوئی حرج نہیں۔

مدینہ ۲۱ مزدوری یا ڈیوٹی میں سُستی اور چُھٹیوں کے باوُجود جو مکمَّل اُجرت یا تنخواہ لیتا رہا اور اب نادم ہے تو اُس کیلئے صِرف زَبانی توبہ کافی نہیں۔آج تک جتنی اُجرت یا تنخواہ زائد حاصل کی ہے اُس کی بھی شَرعی ترکیب کرنی ہوگی۔ چُنانچِہ اِس مسئلہ کا حل بیان کرتے ہوئے میرے آقا اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّبِّ الْعِزَّت فرماتے ہیں: (جتنا کام کیا) اُس سے جو کچھ زیادہ مِلا مُستاجِر (یعنی جس نے اُجرت پر رکھا اُسی) کو واپس (لوٹا) دے، وہ نہ رہا ہو اُس کے وارِثوں کو دے، اُن کا بھی پتا نہ چلے مسلمان مُحتاج (یعنی مسلمان فقیر یا مسکین) پر تصدُّق (خیرات) کرے۔اپنے صَرف (یعنی استعمال) میں لانا یا غیرِ صَدَقہ میں صَرف (خرچ) کرنا حرام ہے۔(فتاوٰی رضویہ ج ۱۹ ص ۴۰۷) اگر رقم یاد نہیں تو ظنِّ غالب کے حساب سے مالیت طے کرکے حکمِ شَرعی پر عمل کیجئے۔